قواعد اور اس کے اجزا

زبان کو صحیح صحیح لکھنے اور بولنے کے لیے کچھ اصول اور ضابطے ہوتے ہیں۔ ان اصولوں اور ضابطوں کو ''قواعد'' کہا جاتا ہے۔ اردو ایک ترقی یافتہ زبان ہے۔ اس کے صحیح صحیح لکھنے اور بولنے کے اصول اور ضابطے مقرر ہیں۔ اردو قواعد کا تعلق انھیں اصولوں اور ضابطوں کی تشریح و توضیح سے ہے۔ اس کے تحت حرفوں، لفظوں اور جملوں کی تقسیم، تعریف و تشکیل، ان کے برمحل استعمال اور ان کی ترتیب کے جملہ امور سے بحث کی جاتی ہے۔ اردو قواعد کے پانچ اجزا ہیں :

۱۔ ہجا (Orthography) : اس میں حروف اور حرکات کا بیان ہوتا ہے۔

۲۔ صَرف (Etymology) : اس کے ذیل میں لفظ کی تقسیم، گردان، اشتقاق اور تشکیل سے بحث کی جاتی ہے۔

۳۔ نحو (Syntax) : اس کے تحت جملے کے اجزا، ان کی تقسیم اور جملوں کے باہمی تعلق اور ترتیب کا بیان ہوتا ہے۔

۴۔ بیان (Rhetoric) : اس میں لفظوں کی فصاحت اور جملوں کی بلاغت سے بحث کی جاتی ہے۔

۵۔ عروض (Prosody) : نثر کے برعکس اس کا تعلق شعر سے ہے۔ اس کے تحت شعر کے وزن سے بحث کی جاتی ہے۔

ان کے علاوہ املا، تلفظ اور اوقاف کے جملہ امور بھی اردو قواعد میں زیر بحث آتے ہیں۔

حرف

کسی زبان کی سب سے چھوٹی اکائی حرف ہے۔ حرف دراصل آواز کی علامت ہے۔ دوسرے لفظوں میں آوازوں کی تحریری علامت کو ہی حرف کہا جاتا ہے۔ حرفوں کے مجموعے کو حروفِ تہجّی کہتے ہیں۔ اردو میں حروف تہجّی دو طرح کے ہیں۔ مفرد اور مرکّب۔

۱۔ مفرد حروفِ تہجّی مندرجہ ذیل ہیں :

ا ب پ ت ٹ ث ج چ ح خ د ڈ ذ ر ڑ ز ژ س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ک گ ل م ن و ہ ی ے = ۳۶

۲۔ مرکّب حروف یہ ہیں :

بھ پھ تھ ٹھ جھ چھ دھ ڈھ رھ ڑھ کھ گھ لھ مھ نھ = ۱۵

حروف کی قسمیں :

تلفظ کے اعتبار سے مندرجہ ذیل حروف کی کئی قسمیں ہیں۔

ا، ن، و، ہ، ی

الف کی دو قسمیں ہیں :

(۱) (i) الف مقصورہ : وہ الف ہے، جس کی آواز سادہ ہوتی ہے۔ جیسے

ادب، بال، ہوا۔

(ii) الف ممدودہ : اس پر یہ (ـٓ) علامت ہوتی ہے۔ اسے مد کہتے ہیں اور اسے کھینچ کر پڑھا جاتا ہے۔ جیسے :

آم، آن، آگ

الف ممدودہ زیادہ تر لفظ کے شروع میں آتا ہے لیکن عربی کے کچھ الفاظ کے درمیان بھی اس کا استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

مآل، قرآن وغیرہ

(۲) (i) نونِ ظاہر : اس کا تلفظ بالکل ظاہر اور عیاں ہوتا ہے۔ جیسے : جان، پان، دھان، نمک، انصاف۔

(ii) نونِ غنہ : اس کی آواز ناک سے نکلتی ہے۔ جیسے : آنگن، پتنگ، پلنگ۔

لیکن یہ نون جب لفظ کے آخر میں آئے تو اس پر نقطہ نہیں ہوتا۔ جیسے : کہاں، نہاں، جہاں، نہیں۔

(۳) واو کی تین قسمیں ہیں :

(i) واوِ معروف : یہ واو کھینچ کر پڑھی جاتی ہے۔ اور اس پر (ُ) کی علامت ہوتی ہے۔ جیسے : خُوب، بُوٹ، سُوئ، نُور، حُور۔

(ii) واوِ مجہول : جسے کھینچ کر نہیں پڑھا جاتا۔ جیسے : کو، مول، اوس، شور

(iii) واو معدولہ : یہ واو لفظ میں لکھے ہونے کے باوجود پڑھی نہیں جاتی۔ جیسے : خواب، خواہش، خوش، خورشید

(۴) گول (مُدوّر) 'ہ' کی دو قسمیں ہیں :

(i) ہائے ملفوظی : وہ 'ہ' جس کا تلفظ کیا جاتا ہے۔ جیسے : گناہ، سیاہ، پناہ، کوہ

(ii) ہائے مختفی : اس کی آواز ''الف'' کی طرح معلوم ہوتی ہے۔ جیسے : بندہ، گندہ، رشتہ، قصّہ، حصّہ، لہجہ

(۵) ''ی'' کی دو قسمیں ہیں :

(i) یائے معروف : اس میں 'ی' کا تلفظ کھینچ کر کیا جاتا ہے۔ جیسے : پانی، روٹی، گھاٹی، جیت، میت، امیر

(ii) یائے مجہول : اس کی آواز سادہ ہوتی ہے۔ جیسے : گہرے، پہرے، ایک، ریل، کھیت، ریت

جب کسی لفظ کے درمیان یائے معروف آتی ہے تو اس کی پہچان کے لیے اس کے نیچے کھڑا زیر کی علامت دے دیتے ہیں۔

جیسے : جھیل، گیت، خورشید، ریت

کلمہ

چند حروف کے ملنے سے لفظ بنتا ہے۔ لفظ بامعنی بھی ہوسکتا ہے اور بے معنی بھی۔

بامعنی لفظ قواعد کی اصطلاح میں کلمہ کہلاتا ہے اور بے معنی لفظ مہمل۔ بامعنی لفظ کسی دوسرے کلمے کی مدد کے بغیر اپنے معنی آپ دیتا ہے۔ جیسے : اسلم، انور، قلم، آیا۔ وغیرہ

کلمہ کی چھے قسمیں ہیں :

اسم، ضمیر، صفت، فعل، متعلقِ فعل، حروف

اسم کی افراد کے لحاظ سے دو قسمیں ہیں : اسم خاص، اسم عام

اسمِ خاص کی قسمیں

اسم خاص : کسی فرد یا چیز کے مخصوص نام کو کہتے ہیں۔ اس سے ایک ہی فرد مراد ہوتا ہے۔ اس کی درج ذیل قسمیں ہیں :

اسمِ علَم : کسی فرد، جگہ یا کسی چیز کے خاص نام کو کہتے ہیں۔ زید، فاطمہ، لال قلعہ، گنگا، ہمالیہ وغیرہ۔ اسمِ علَم کا دوسرا نام ''اسمِ خاص یا معرفہ'' بھی ہے۔

کنّیت : وہ نام جو ماں، باپ، بیٹے یا کسی اور کے تعلّق سے مشہور ہو، کنّیت ہے۔ جیسے ابنِ مریم، بنتِ زینب، ابوالقاسم، امِ کلثوم، ابوہریرہ۔ ایسے ناموں کے پہلے عموماً ابن، بنت، ابو، ام ہوتا ہے جن سے رشتے ظاہر ہوتے ہیں۔

لقب : وہ نام جو کسی خوبی یا برائی کی بنا پر عوام کی طرف سے دیا جائے، اسے لقب کہتے ہیں۔ جیسے رستمِ ہند، ملکۂ ترنّم، بلبلِ ہند، بابائے اُردو، مُحسن المُلک، شیرِ خدا، جہاں گیر، کلیم اللہ، ابوجہل وغیرہ۔

خطاب : بادشاہ، حکومت یا امرا کی طرف سے جو اعزازی نام دیے جاتے ہیں، وہ خطاب ہیں۔ جیسے نجم الدولہ، وقار الملک، خان بہادر، بھارت رتن، سر، شمس العلما، عماد الملک وغیرہ۔

عرف۔ اصل نام کے علاوہ کسی طرح کی غرت یا پیار سے جو نام رکھ دیا جائے یا اصلی نام کی مختصر شکل ہو، اسے عرف کہتے ہیں۔ جیسے۔
کلو، چنو، گڑیا، پپو، شبو، شمو (شمس النسا)، فخرو (فخرالدین)۔

تخلّص : شاعر اپنے اصلی نام کے علاوہ ایک مختصر سا نام رکھ لیتا ہے جسے وہ اپنے کلام میں استعمال کرتا ہے۔ عام طور سے عوام شعرا کو اس کے تخلّص ہی سے جانتے اور پہچانتے ہیں۔ مثلاً: غالبؔ، حالیؔ وغیرہ۔ کبھی اصلی نام ہی بطور تخلّص استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے: اقبالؔ

اسمِ عام کی قسمیں

اسمِ عام : ایک طرح کی بہت سی چیزوں کے عام نام کو کہتے ہیں۔ اس کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں :

۱۔ اسمِ نکرہ : وہ اسم جس سے کسی چیز یا شخص کا علم حاصل ہو۔ یہ عام ہو، خاص نہ ہو۔ جیسے گائے، پہاڑ، آدمی، لڑکا وغیرہ۔ اس کی حسب ذیل دو صورتیں پائی جاتی ہیں :

(i)۔ مصغّر : وہ لفظ جو کسی بڑی چیز کو چھوٹا کر کے دکھائے 'مصغّر' ہے۔ جیسے : کھاٹ سے کھٹولا یا کھٹیا، لوٹا سے لٹیا، دیگ سے دیگچی وغیرہ۔

(ii)۔ مکبّر : وہ لفظ جو کسی چھوٹی چیز کو بڑا کر کے دکھائے 'مکبّر' ہے۔ جیسے : بات سے بتنگڑ، پگڑی سے پگڑ، راہ سے شاہ راہ وغیرہ۔

اسمِ مصغّر اور اسمِ مکبّر کی چند مثالیں

اسم مصغّر	اسم مکبّر	اسم مصغّر	اسم مکبّر	اسم مصغّر	اسم مکبّر	اسم مصغّر	اسم مکبّر
بالی	بالا	تھالی	تھال	لٹیا	لوٹا	صندوقچہ	صندوق
پہاڑی	پہاڑ	ڈھولک	ڈھول	نالی	نالا	تھیلی	تھیلا
گٹھری	گٹھر	ڈبیا	ڈبّا	دریچہ	در	مشکیزہ	مشک
شاہ	شہنشاہ	سوار	شہسوار	کٹوری	کٹورا	باغیچہ	باغ
دیگچی	دیگ						

۲۔ اسم جنس : جو چیزیں ناپی اور تولی جاتی ہیں انھیں اسم جنس کہتے ہیں۔ جیسے : تیل، گھی، دہی، چاول، لوہا وغیرہ

۳۔ اسم کیفیت : وہ اسم جس سے کوئی حالت یا کیفیت ظاہر ہو۔ جیسے : سختی، روشنی، درد، خوشی، بڑھاپا، بیماری وغیرہ۔

۴۔ اسم جمع : وہ اسم جس سے آدمیوں یا چیزوں کے گروہ یا جھنڈ کا پتا چلے۔ جیسے : فوج، انجمن، جماعت، قطار وغیرہ۔

۵۔ اسم آلہ : اوزار یا آلے کے نام کو اسم آلہ کہتے ہیں۔ جیسے : چاقو، نہرنی، قلم تراش، وغیرہ۔

۶۔ اسم ظرف : وہ اسم ہے جس سے جگہ یا وقت کا نام معلوم ہو۔ جیسے : گوشالا، قبرستان، صبح، شام وغیرہ۔

لوازمِ اسم

ہر اسم میں چند خصوصیتیں لازمی طور پر پائی جاتی ہیں۔ یہ یا تو واحد ہوں گے یا جمع کی شکل میں ملیں گے۔ یہ مذکر ہوں گے یا مؤنث۔ اسی طرح یہ کام کرنے والے ہوں گے یا کام کا اثر لینے والے۔ اسم کی ان خصوصیتوں کو لوازمِ اسم کہتے ہیں اس کی تین قسمیں ہیں :

(۱) جنس (۲) تعداد (۳) حالت

جنس (تذکیر و تانیث)

اسم یا تو مذکر (نر) ہوتا ہے یا مونث (مادہ)۔ یہ تذکیر و تانیث کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اردو میں جنس کی دو قسمیں ہیں۔ جنسِ حقیقی اور جنسِ غیر حقیقی۔

(i) جنس حقیقی : جس جنس میں نر اور مادہ کی علامتیں قدرت کی طرف سے موجود ہوتی ہیں۔

مرد۔عورت، گائے۔بیل، مرغا۔مرغی، لڑکا۔لڑکی وغیرہ

(ii) جنس غیر حقیقی : جنس غیر حقیقی سے مراد بے جان اسما ہیں، ان میں تذکیر و تانیث کی پہچان کی کوئی علامت موجود نہیں ہوتی۔ جیسے : پہاڑ، قلم، کتاب وغیرہ۔

تذکیر و تانیث کے کچھ اصول درج ذیل ہیں :

جان دار اسموں کی تذکیر و تانیث :

۱۔ اگر ہندی الاصل الفاظ کے آخر میں 'الف' ہو تو وہ مذکر ہوں گے۔ جیسے : بیٹا، چوہا۔

۲۔ اگر فارسی الفاظ کے آخر میں 'الف' یا 'ہ' ہو تو مذکر ہوں گے۔ جیسے : خدا، بندہ

۳۔ اگر ہندی الاصل الفاظ کے آخر میں 'ی' ہو اور وہ پیشہ وروں کے نام نہ ہوں تو مونث ہوں گے، جیسے : بیٹی، بکری،

۴۔ جن ہندی الاصل الفاظ کے آخر میں 'یا' ہو، وہ بھی مونث ہوتے ہیں۔ جیسے : چڑیا، کتیا، گڑیا۔

۵۔ مونث اور مذکر کے لیے الگ الگ الفاظ بھی ہوتے ہیں۔ جیسے : ماں، باپ، بھائی، بہن، بیل، گائے

(کچھ الفاظ ایسے بھی ہیں جن پر مذکورہ اصول کا اطلاق نہیں ہوتا۔ ایسے لفظوں کو "مستثنیٰ" کہتے ہیں۔)

مذکّر سے مونّث بنانے کے قاعدے :

۱۔ مذکّر کے 'الف' یا 'ہ' کو مونّث کی 'ی' سے بدل کر۔ جیسے :

بیٹا ۔ بیٹی، بندہ ۔ بندی چیونٹا ۔ چیونٹی، اندھا ۔ اندھی

۲۔ مذکّر الفاظ کے آخر میں 'ی' بڑھا کر۔ جیسے :

برہمن ۔ برہمنی ہرن ۔ ہرنی

۳۔ مذکّر کے آخری حرف کو 'ن' سے بدل کر، یا آخر کے کسی حرف کو ہٹا کر 'ن' کے اضافہ سے۔ جیسے :

بھنگی ۔ بھنگن، جوگی ۔ جوگن، گوالا ۔ گوالن، دھوبی ۔ دھوبن

۴۔ مذکّر الفاظ کے آخر میں 'ن' بڑھا کر۔ جیسے :

ناگ ۔ ناگن، چمار ۔ چمارن

۵۔ مذکّر کے آخری حرف کو گرا کر 'نی' یا 'انی' کے اضافہ سے۔ جیسے :

شیر ۔ شیرنی استاد ۔ استانی ڈاکٹر ۔ ڈاکٹرنی

مہتر ۔ مہترانی مغل ۔ مغلانی ڈوم ۔ ڈومنی

۶۔ مذکّر کے آخری حرف کو ہٹا کر یا بغیر ہٹائے 'یا' بڑھا کر۔ جیسے :

چوہا ۔ چوہیا کتّا ۔ کتیا

چند قابل توجّہ امور

☆ مندرجہ ذیل الفاظ مذکّر ہیں، ان کا مونّث نہیں ہوتا۔

توتا، کوّا، اژدہا، باز، الّو، تیندوا، چیتا، بھانڈ، بھڑوا، ہیجڑا، کچھوا۔

☆ مندرجہ ذیل الفاظ مونّث ہیں، ان کا مذکّر نہیں ہوتا۔

چیل، چڑیل، بطخ، ڈائن، فاختہ، سوت، مینا، لومڑی، بیوہ، سہاگن، مکھی، جھینگر، چھپکلی، چھچھوندر، بھڑ۔

☆ اکثر اوقات الفاظ کے ساتھ نر اور مادہ کا لفظ لگا کر مذکّر و مونّث بنا لیتے ہیں۔ مثلاً مادہ خر، نر گاؤ، مادہ خرگوش یا چیتے کی مادہ۔

☆ اسم یا صفت کے آخر میں پن لگا کر بنے الفاظ مذکّر ہوتے ہیں۔ جیسے بچپن، لڑکپن، دیوانہ پن وغیرہ۔

☆ ہندی مصدر مذکّر استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے : اس کا مرنا سب کو شاق گزرا۔ لیکن جب مونث لفظ سے متعلّق ہوتا ہے تو اس کی صورت بھی مونث ہوجاتی ہے۔ جیسے : بات کرنی مجھے مشکل کبھی ایسی تو نہ تھی۔ اہل لکھنؤ ہر حال میں مصدر کو مذکّر ہی بولتے ہیں اور لکھتے ہیں۔

☆ اگر دو الفاظ میں ایک مونث اور دوسرا مذکر (مع حرف عطف یا بلا حرف عطف) ہو تو فعل کی تذکیر و تانیث آخری لفظ کے لحاظ سے ہوگی۔ جیسے : آب و ہوا، قلم و دوات، آب و غذا، آب و گل، کشت و خون۔

☆ آخر میں 'گاہ' آنے پر مونث ہیں۔ جیسے : تعلیم گاہ، درس گاہ، بندرگاہ، قیام گاہ وغیرہ۔

☆ چند الفاظ مذکّر و مونّث دونوں یا کہیں مذکّر تو کہیں مونّث استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے : سانس، فکر، فاتحہ، املا

مذکّر الفاظ کی فہرست

(آ)	آسمان	آستانہ	آرام	آشیاں	آنچل	آنسو
	آئین	آفتاب	آنگن	آئینہ	آکاش	آسیب
(الف)	انتظار	استعمال	ایندھن	اُبال	اوسط	استعفےٰ
	اظہار	انعام	انصاف	اناج	انگور	اوزار
	انار	امن	اصطبل	انسان	اشارہ	ادب
(ب)	بندوبست	بچھاون	بیان	بیاباں	بادل	باطن
	باغ	بُت	بخار	بُخل	بدن	برتن
	برگ	بستر	بیج	بول	بازار	بادام
(پ)	پتّھر	پرچم	پنگھٹ	پڑاو	پہلو	پہر
	پاجامہ	پانی	پُل	پرہیز	پلنگ	پلاو
	پہاڑ	پیوند	پیڑ	پودا	پکوان	پلندا

(ت)	تکیہ	تن	ترکش	تیور	تار	تالاب
	تیر	تخم	تخت	تیزاب	تاج	تابوت
(ٹ)	ٹفن	ٹاپو	ٹائپ	ٹیکس	ٹکٹ	
(ث)	ثبوت	ثبت	ثمر	ثواب	ثانی	ثانیہ
(ج)	جلوس	جُرم	جِن	جوا	جوش	جادو
	جگر	جی	جہاد	جہاز	جال	جانور
	جزدان	جگنو	جسم	جھرمٹ	جوہر	جگھٹ
	جھنڈ	جنون	جواب	جوڑ	جھولا	جھینگر
(چ)	چکّر	چلن	چراغ	چاک	چاقو	چابک
	چمن	چکور	چال چلن	چھپّر	چھید	چرچا
(ح)	حال	حسن	حوصلہ	حساب	حیلہ	حملہ
	حیوان	حل	حکم	حباب	حجاب	حشر
(خ)	خاکہ (خاکا)	خمار	خیمہ	خرچ	خوف	خانہ
	خیال	خواب	خمیر	خنجر	خون	خلعت
	خزانہ	خال	خلل	خاندان	خراج	
(د)	دفتر	دلال	دستخط	دَم	دوشالہ	دوَر
	دست	دالان	دامن	دہی	دام	دِل
	دیا	داغ	دانت	درخت	درد	درشن
	دربار	دستور	دوست	دھواں	دین	دیوان
	دیو	دعوا	دوزخ	دوش	دیدہ	دیو
(ڈ)	ڈھب	ڈھال	ڈھیر	ڈھول	ڈھنگ	ڈر
	ڈراما	ڈاکا	ڈول	ڈھانچہ	ڈنٹھل	ڈھب

(ذ)	ذہن	ذوق	ذکر	ذرّہ	ذبح	ذریعہ
(ر)	رزق	روشن‌دان	رخسار	رومال	ریشم	روغن
	راز	رعب	رقیب	رُکن	رنگ	رنج
	روگ	رحم	راگ	رفو	رواج	روزگار
	ریگستان	راستہ	رجحان	رُخ	رَخش	
(ز)	زین	زنگ	زیتون	زوال	زخم	زکام
	زمرّد	زہر	زور	زیور	زعم	زمزم
(س)	سایہ	سلام	سر	سحاب	سوز	سالن
	ستون	سحر	سفر	سیندور	سبب	سرکس
	سبق	سلوک	سراغ	سامان	سِرا	سہرا
	سیپ	ساز	ستار	سمندر	سراپا	سخن
(ش)	شکم	شکار	شگاف	شرر	شمار	شہر
	شرف	شک	شیر	شباب	شجر	شعور
	شہد	شوق	شر	شاہد	شہپر	شہہ
(ص)	صنوبر	صبر	صوفی	صابن	صیّاد	صندوق
	صوم	صحن	صندل	صِفر		
(ض)	ضلع	ضعف	ضیغم	ضبط	ضرر	
(ط)	طبلہ	طعنہ	طُول	طعام	طبقہ	طور
	طریقہ	طلسم	طاؤس	طوفان	طاؤن	طوطی
	طواف	طشت	طلسمات	طاق	طلوع	طعنہ
(ع)	عزم	عصر	عود	عیب	علاج	عطر
	عنبر	عفو	عیش	عدل	عرس	عصا

(غ)	غلام	غبن	غنچہ	غبار	غسل	غضب
	غم	غور	غول	غدر	غار	غش
(ف)	فرمان	فردوس	فرار	فخر	فریب	فولاد
	فانوس	فیض	فن	فرق	فرض	فرش
	فساد	فقیر	فضل	فروغ	فلک	فن
(ق)	قرض	قفس	قحط	قلم (آلۂ تحریر)	قیاس	قند
	قلب	قُفل	قبرستان	قبضہ	قبض	قرار
	قالین	قابو	قیام	قُرعہ	قبلہ	قتل
(ک)	کمال	گلس	کپاس	کواڑ	کھیت	کوٹ
	کفن	کفر	کاجل	کاروبار	کاغذ	کافور
	کلام	کام	کباب	کبوتر	کھٹل	کانچ
(گ)	گوند	گھونٹ	گھاٹ	گھونگٹ	گھمنڈ	گھی
	گرگٹ	گناہ	گلاب	گھنگرو	گھڑیال	گیت
	گیہو	گھر	گانو	گریبان	گلزار	گلشن
(ل)	لڑکپن	لقب	لنگر	لشکر	لین دین	لب
	لالچ	لباس	لفظ	لگاؤ	لغت	لگان
(م)	مزاج	مزار	مکان	مکھن	مرغ	میدان
	ماہتاب	مچان	مرگھٹ	میوہ	موڑ	موم
	مور	مطلب	ملال	مویشی	مرہم	منصوبہ
	مواد	منچ	مقبرہ	مندر	موتی	مینار
	مہر (حق زوجیت)		مہر (سورج)	موقع	مے	مینا

(ن)	نفع	نفس	نصاب	نکاح	نسب	نیلام
	نیلم	نقد	نذرانہ	نمک	نصیب	ناخن
	نباہ	نشان	ناچ	ناگ	نجم	نرغہ
(و)	وقف	وہم	وطن	وصف	وصال	وار
	واحد	ورق	وبال	وقت	وجد	وحی
(ہ)	ہضم	ہلال	ہرج	ہدیہ	ہل	ہاتھ
	ہاتھی	ہتھیار	ہجوم	ہدف	ہونٹ	ہراوَل
(ی)	یرقان	یقین	یاور	یوم	یار	یاقوت

مونّث الفاظ کی فہرست

(آ)	آبرو	آنچ	آنت	آگ	آمد	آفت
	آن	آواز	آہٹ	آستین	آنکھ	آخرت
(الف)	افواہ	ارہر	افیم	اولاد	اردو	ابتدا
	اَجل	اُجرت	ادا	اذان	افتاد	افیون
	اوکھلی	امید	انجمن	اُلجھن	اجازت	امنگ
(ب)	بارش	بارود	باڑھ	ببول	بقا	بکواس
	بندوق	بوتل	بُو	بوند	بحث	بناوٹ
	برات	برداشت	برف	بلا	بہار	بھوں
(پ)	پرواہ	پسند	پرت	پشت	پائل	پہچان
	پکار	پونچھ	پنچایت	پکڑ	پتوار	پت جھڑ
	پناہ	پیاس	پیٹھ	پوشاک	پیداوار	پدّی

(ت)	تعلیم	تعریف	تاثیر	تجارت	تہذیب	تاکید
	تعطیل	تلوار	تراش	ترکیب	توقع	تقریر
	تقدیر	تمیز	تمنا	توبہ	توپ	توجّہ
	تیغ	ترازو	تعداد	تکرار	تلاش	تنخواہ
(ٹ)	ٹرین	ٹوٹ	ٹوہ	ٹوک	ٹم ٹم	ٹیس
	ٹکسال	ٹکّر	ٹانگ	ٹکیہ	ٹھیس	ٹھٹھول
(ث)	ثنا	ثروت	ثابت قدمی	ثقافت	ثالثی	
(ج)	جیب	جوں	جازم	جاگیر	جامن	جام
	جانماز	جدّوجہد	جفا	جنس	جھاڑو	جھلک
	جنگ	جگہ	جڑ	جماعت	جان	جانچ
	جلن	جائداد	جرح	جلد	جیت	جراحت
(چ)	چنگاری	چڑھ	چینی	چینٹی	چیچک	چوکھٹ
	چلمن	چاے	چشم	چڑیا	چلم	چمگادڑ
	چونچ	چیز	چھاپ	چھیڑ	چھینک	چٹّان
	چال	چارپائی	چادر	چمنی	چلاّہٹ	چاندی
	چمک	چاہ	چاہت	چُستی	چکّی	
(ح)	حیرت	حکمت	حفاظت	حمایت	حماقت	حور
	حیثیت	حِنا	حقیقت	حجامت	حَد	حاجت
	حالت	حرکت	حقارت	حمد	حیا	
(خ)	خطا	خوراک	خواب گاہ	خوشبو	خیر	خواہش
	خیریت	خیرات	خوبی	خبر	خدمت	خاطر
	خزاں	خدمت	خرید	خدائی	خوشامد	

(د)	درخواست	دید	دعوت	دہشت	دستک	دؤب
	دھوم	دیگ	دیمک	دیوار	داد	دھاک
	دھار	دُھن	دھوپ	دہلیز	دھول	
	دنیا	دوا	دستار	دکان	دعا	دغا
	دلیل	دق	دُم	داستان	دال	
(ڈ)	ڈور	ڈکار	ڈھال	ڈھارس	ڈگر	ڈاک
	ڈپٹ	ڈانٹ	ڈال	ڈینگ	ڈولی	
(ذ)	ذلّت	ذوالفقار	ذم	ذکاوت	ذہانت	
(ر)	ردیف	رسد	راہ	راکھ	راس	رسم
	رعایا	رسید	رونق	روح	رگ	روداد
(ز)	زلف	زنّار	زینت	زبان	زمین	زنجیر
(س)	سزا	سطر	سند	سرنگ	سال گرہ	سَحر (صبح)
	سطح	سڑک	سیر	سینچ	سیپ	سمجھ
	سسرال	سرکار	سخاوت		سپاہ	سلطنت
	سلامت	سازش	سفارش	سوغات	سبکدوشی	
(ش)	شان	شہادت	شراب	شفا	شرارت	شرافت
	شرط	شرم	شکل	شطرنج	شکّر	شبنم
	شام	شامت	شکایت	شوکت	شاخ	شاہراہ
	شب	شرح	شرع	شعاع	شفق	شریعت
(ص)	صبح	صبا	صدا	صف	صلح	صورت
(ض)	ضد	ضیا	ضرورت	ضمانت	ضرب	ضو
(ط)	طرف	طلب	طبیعت	طرز	طعن	طب
	طرح	طمع	طلاق	طشتری		

(ع)	عمر	عندلیب	عطا	عزّت	عقل	عید
	عبا	عینک	عزّت	عصمت	عقیدت	
(غ)	غذا	غزل	غلیل	غرض	غنیمت	غفلت
(ف)	فصل	فریاد		فتح	فضا	فلاح
	فنا	فوج	فغاں	فجر	فکر	فرصت
(ق)	قطار	قدر	قینچی	قمیض	قبر	قسم
	قسط	قسمت	قیمت	قوم	قید	قبا
	قضا	قندیل	قوّت	قے		قیامت
(ک)	کانچ	کتاب	کمر	کائنات	کنجی	کیل
	کدورت	کرامت	کمان	کمند	کلاہ	کوکھ
	کش مکش	کشش	کونپل	کھال	کھجور	کھیر
	کیچڑ	کوئل	کسوٹی	کروٹ	کسک	
(گ)	گردش	گانٹھ	گاجر	گفتار	گنگا	گرہ
	گرفت	گاگر	گردن	گرد	گود	گنجایش
(ل)	لکیر	لچک	لالٹین	لحد	لپک	لگن
	لوٹ	لاج	للکار	لاش	لگام	لونگ
	لچر	لٹ	لاگت	لعنت	لڑائی	لہر
	لار	لیاقت	لوچ	لَو	لاہ	لَت
(م)	مانگ	ملاقات	مثال	محفل	مہک	مثل
	مٹھاس	منزل	منجدھار	مچان	مجال	مخمل
	مسند	مرمّت	ممتا	مشعل	مشین	مسجد
	مراد	ملاوٹ	مالا	مصیبت	مسکراہٹ	محبّت
	مدّت	میعاد	مُہر	محنت	مونچھ	موج

	موت	مورت	متاع	مثال	مبارک باد	محراب
	مدد	مسواک	میزان	مدارات		
(ن)	نسل	نرگس	ناک	ناف	ندا	نبض
	نذر	نشوونما	نقل	نگاہ	نماز	نوید
	نظم	نوک	نظیر	نَس	نہر	نظر
	نزاکت	نفرت	نجات	نصیحت		
	نفاست	نیند	نیّت	نمایش	نیو	نوبت
(و)	ورزش	وداع	وکالت	واہ	وبا	وجہ
	وحی	وفا	ولایت	ولادت	وقعت	
(ہ)	ہمّت	ہدایت	ہزل	ہٹ	ہوک	ہوڑ
	ہتک	ہڑتال	ہوا	ہلچل	ہار	ہاٹ
	ہجو	ہیبت	ہلاکت	ہجرت	ہچکی	
(ی)	یادگار	یاسمین	یاس	یاد	یورش	یادداشت

تعداد

(واحد اور جمع)

گنتی کو تعداد کہتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ واحد اور جمع۔ کسی ایک کو واحد کہتے ہیں اور ایک سے زیادہ کو جمع کہتے ہیں۔

واحد سے جمع بنانے کے قاعدے :

۱۔ جس اسم کے آخر میں 'الف' 'یا' 'ہ' آئے تو اس کی جمع بناتے وقت 'الف' 'یا' 'ہ' کو 'ئے' سے بدل دیتے ہیں۔ جیسے بچّہ سے بچّے۔ بندہ سے بندے۔ گھوڑا سے گھوڑے۔ مگر چچا، نانا، دادا، دریا، ہما، صحرا، عنقا وغیرہ مستثنیٰ ہیں۔

۲۔ جس مونث اسم کے آخر میں یائے معروف (ی) ہو، اس کے آگے 'الف'، 'اور نون غنّہ (ں)' یعنی 'اں' بڑھانے سے جمع بن جاتی ہے مثلاً : لکڑی سے لکڑیاں، ساڑی سے ساڑیاں۔

۳۔ جس اسم کے آخر میں 'یا' آئے اس کے آگے صرف 'ں' بڑھا دینے سے جمع بن جاتی ہے۔ جیسے : چڑیا۔ چڑیاں۔

۴۔ جس اسم کے آخر میں، 'واؤ' یا 'الف' ہو، اس کے آگے 'ئیں' بڑھا دینے سے جمع بن جاتی ہے۔ جیسے : خوشبو۔ خوشبوئیں، گھٹا۔ گھٹائیں۔

۵۔ اگر اسم مونّث کے آخر میں 'ی' یا 'یا' نہ ہو تو جمع بناتے وقت اس کے آگے 'یں' بڑھا دیں۔ مثلاً : تصویر۔ تصویریں، چادر۔ چادریں، نگاہ۔ نگاہیں۔

۶۔ دھاتوں کی جمع نہیں ہوتی۔ جیسے : چاندی، سونا، لوہا۔

عربی جمع :

۱۔ جان دار کی جمع علامت 'ین' یا 'الف' ہے مثلاً : ناظر کی جمع ناظرین۔ سامع کی جمع سامعین، مدرّس سے مدرّسین، علما، جاہل سے جہلا۔

۲۔ عربی کے وہ الفاظ جن کے آخر میں 'ہ' ہو، ان کی جمع بناتے وقت 'ہ' کو الف سے بدل کر 'ت' بڑھاتے ہیں۔ مثلاً : واقعہ سے واقعات، حادثہ سے حادثات، معاملہ سے معاملات۔

۳۔ عربی میں جمع کی بھی جمع ہوتی ہے۔ اسے ''جمع الجمع'' کہتے ہیں اور ایسے الفاظ اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ مثلاً : دوا، ادویہ، ادویات، خبر، اخبار، اخبارات۔

فارسی جمع :

۱۔ اگر اسم جاندار ہے تو لفظ کے آخر میں 'اں' بڑھا دیتے ہیں۔ مثلاً : مرد سے مرداں، زن سے زناں، دوست سے دوستاں۔

۲۔ اگر اسم بے جان ہے تو جمع بناتے وقت 'ہا' بڑھا دیتے ہیں۔ مثلاً : صد۔ صدہا، گل۔ گلہا۔